

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عیعہ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ معہ محصول ے

نمبر ۴۴ جلد ۸ — لودیانہ ۲۸ اکتوبر سنہ ۱۸۸۰ع — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

روسی کوہ بلکان کے دروں میں چپکے چپکے قلعے تعمیر کر رہے ہیں = سلاطین یورپ کو روس کہتا ہے کہ روم کے چاروں طرف جہاز توجہ ہو گئے ہیں پس اب جھٹ پٹ روم پر حملہ کر دو = اہل البانیا اور مانٹیگرو میں جنگ ہو پڑی = سلطان روم بھی کہتا ہے کہ مرتا مر جاؤنگا پر منصفوں کی بات پر عمل نہ کرونگا = سنا ہے کہ یعقوب خان کے رشتہ دار اس غرض سے فوجیں جمع کر رہے ہیں کہ امیر عبد الرحمان خان اور انگریزوں سے جنگ کریں = حکم ہوا ہے کہ ۳ رجمنٹیں فوجکی فوراً زیر کمان جنرل سوم صاحب قندھار پر بڑھجاویں = لنڈن میں اُن لوگوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے جو کہتے ہیں کہ جنگ افغانستان ہمنے خواہ مخواہ شروع کیا = افغانی قیدی یحیٰی خان اور ذکریا خان جو اجمیر میں تھے لاہور میں بُلائے گئے ہیں = سردار ولی محمد خان سابق گورنر کابل آجکل لاہور میں موجود ہیں = محمد ہاشم خان کو فراح کی حکومت ملی ہے = ملا مسکین عالم خان کو قاضیوں کا اعلٰے افسر بنایا گیا ہے = پشاور میں آجکل ہیضہ کا بہت زور ہے = کابل اور غزنی کے باقی ماندہ غازی جو جنگ قندھار میں شکست یاب ہوئے تھے کابل میں پہونچ گئے ہیں = جنرل رابرٹس صاحب بہادر نے امیر عبد الرحمان خان کو پھر لکھا ہے کہ قندھار بھی تمہارے ہی سپرد کیا جاتا ہے = افغانستانی شریر کہتے ہیں کہ انگریز از افغانستان رفت حالا ز راز کدام گیرند = دیوان سدانند کا ۳۵ ہزار روپیہ آخر کار امیر کابل نے ضبط کر ہی تو لیا = برہما میں فساد پھوٹ نکلا = نواب صاحب رامپور جیتے ہیں = قندھار ریلوی کی تیاری میں ۲۷ لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے = امیر کابل کی بابت پھر افواہ ہے کہ وہ مارا گیا اور کابل میں غدر ہو گیا = کرنل گارڈن صاحب چین سے واپس ہو کر عدن میں آ پہونچے = جنرل رابرٹس کی تعظیم لاہور سے بمبئی تک شاہانہ طور سے ہوتی گئی = پشاور میں دو افغانی جاسوس جو ایوبخان کیطرف سے آئے تھے گرفتار کئے گئے = سنا ہے کہ اب ایوبخان پھر کچھ ہاتھ پیر ہلانے چاہتا ہے = اٹلی والے جنگی تیاریاں کرنے میں مصروف ہیں = جرمن اور اسٹریا میں اتحاد بڑھتا جاتا ہے = روس والے اس فکر میں ہیں کہ اگر روم کو تقسیم کیا جاوے تو ہم کونسا علاقہ لیویں = ایران کی بابت افواہ ہے کہ وہ ایوبخان کی امداد کریگا = کابل کے جسقدر ساہوکار باشندے ہیں امیر کی سختی سے تنگ ہیں = یکم نومبر سے ریلوے ڈاک پنجاب کا وقت تبدیل ہو جائیگا = پنجاب کے جاہل لوگ کہتے ہیں کہ لاہور میں دربار کیسا ہو تبو اللہ ہے = نینی تال میں جو لوگ حادثہ سے مر گئے تھے انکے وارثوں کے لئے چندہ جمع کیا جاتا ہے = اخبار عام کی بابت جو بعض اخباروں میں خبر شایع ہوئی تھی کہ وہ بند کیا گیا ہے

نور افشاں

—— سول اینڈ ملٹری گزٹ مطبوعہ ۲۶ اکتوبر میں ایک کارسپانڈنٹ جیپور کی چٹھی چھپی ہی جسکا مطلب یہہ ہی کہ جب سے مہاراجہ صاحب انتقال کر گئے ہیں تبسے کل انتظام ریاست میں بہت کچھہ تغیر و تبدل ہوا ہی۔ یعنے کم سے کم ڈیڑھہ سو طوایف اور دو سو برہمن جو راج جیپور سے وظیفہ پاتے تھے موقوف کئے گئے کیونکہ سرکار انگریزی نے دو سال کے لئے جیپور کے انتظام کی ذمہ واری لی ہی جسقدر یورپین مہاراجہ صاحب کی ملازمت میں موجود تھے سب خارج کئے گئے۔ اور صیغہ شناخت ستیادگان و عکسی تصاویر کا بھی بند کیا گیا ہی۔ اور نانگ اور وکٹوریہ کمپنی کو بھی رخصت کیا گیا ہی۔ الخ یہہ امورات تہذیب کی ایک عجیب فہرست ہی اور گمان غالب ہی کہ راج جیپور کے درخت کو ان ڈالیوں کے کاٹنے سے کچھہ نقصان نہیں ہوا ہوگا ✣

—— قسطنطنیہ سے جو تار برقی مورخہ ۲۳ اکتوبر کی آئی اُس سے معلوم ہوا کہ بموجب صلاح سفیران جرمن و آسٹریا و فرانس سلطان روم نے حکم دیا ہی کہ پانچ روز کے عرصہ کے اندر شہر ڈل سینو مانٹینگرو کے حوالہ کیا جانے۔ اور رضا پاشا نے وعدہ کیا ہی کہ میں ایسا بندوبست کرونگا کہ جس سے اہل البانیا علاقہ مانٹینگرو پر حملہ نکرنے پاویں جلسہ مابین روم و مانٹینگرو کی تجویز ابتک نہیں ہوئی ✣

—— افواہ ہی کہ روم میں اس نیت سے بغاوت ہو رہی ہی کہ سلطان روم کو تخت سے اتار دیں چنانچہ کئی ایک مفسد جو اس تجویز میں شامل تھے گرفتار ہوئے ہیں ✣

—— بمقام لکھنو بایام تعطیل دسہرہ ایک بڑا جلسہ اس نیت سے منعقد ہوا کہ یورپین و ہندوستانی عیسائی جمع ہو کر خدا کی عبادت میں مشغول ہوں۔ اس جلسہ میں پادری صاحبان دور دور شہروں سے لوگونکو نصیحت کرنے کے لئے آئے تھے اور فجر و دوپہر و شام کو وعظ کر کے لوگونکو نصیحت کرتے تھے۔ منادوں میں سے ایک عورت مسمات مسز زامانڈ اسمتھہ صاحب تھی۔ یہہ عورت اہل حبش میں سے ہی۔ اور ملک امریکہ سے آ کر ہندوستان کے شہروں میں پھر کر انجیل کی منادی کرتی ہی۔ اور بہت لوگ انکی نصیحتوں سے فیضیاب ہوتے ہیں جلسہ مذکور میں انہوں نے تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کے سامنے انجیل سنائی۔ اور وے انکی دلچسپ باتونکو غور کے ساتھہ سنتے رہے ✣

کہتے ہیں کہ یہہ عورت واقع امریکہ میں دھوبن تھی مگر انجیل کی خوشخبری سنکر اور دل سے اسکو قبول کر کے ارادہ کیا کہ میں ان باتوں کو دیگر لوگوں کے سنانے میں اپنی زندگی بسر کروں۔ انکی کوشش سے دو قسم کے فایدے حاصل ہوتے ہیں۔ اول عیسائیوں میں بیداری زیادہ پیدا ہوتی ہی۔ دوم غیر قوم میں سے بہتیرے ایمان لا کر عیسائی ہوتے ہیں۔ اس عورت کے حال سے دین عیسوی کی خوبی ظاہر ہی۔ کیونکہ ایک عورت جو غریب قوم میں پیدا ہوئی اور جو اکثر حقیر شمار کیجاتی ہی سو انجیل کی روشنی سے منور ہو کر معزز لوگوں کو تعلیم دینے کے لائق ہو گئی ہی۔ ہاں جیسا کہ ہمارے خداوند کے حقمیں ویسے ہی اُسکے سچے لوگوں کے حق میں یہہ قول راست آتا ہی کہ وہ پتھر جو معماروں نے رد کیا سو ہی کونیکا سرا ہوا ✣

—— سول اینڈ ملٹری گزٹ مطبوعہ ۲۷ اکتوبر میں لکھا ہی کہ چار پانچ روز سے کوئی خبر کابل کی طرف سے نہیں آئی۔ افواہ ہی کہ کابل میں غدر ہو رہا ہی اور امیر کابل مارا گیا ہی۔ اسکی مفصل کیفیت ہفتہ آئندہ میں درج اخبار ہوگی ✣

—— مشنری ریویو مطبوعہ ماہ اکتوبر ۱۸۸۰ء میں چند خبریں ایسی درج ہیں کہ جنسے دین عیسوی کی ترقی معلوم ہوتی ہی چنانچہ اُن خبروں کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہی۔ پادری گبسو صاحب جزیرے تاہی ٹیہ سے لکھتے ہیں کہ اس جزیرے میں لوگوں نے ۳۰۰ تلوار اور ۹۰ بندوقیں توڑ کر پھینکدی ہیں۔ اکتوبر ۱۸۷۹ء میں ۱۶۰ آدمی بپتسمہ پا کر کلیسیا میں داخل ہوئے اور جنوری ۱۸۸۰ء میں ۱۴۰ آدمی عیسائی ہوئے۔ اور ملک جاپان سے پادری بلیم جٹ صاحب لکھتے ہیں کہ مقام توکی یو میں ۱۹ آدمی عیسائی ہوئے۔ اور مسٹر جینکس صاحب ایک اور مقام سے لکھتے ہیں کہ ۱۸ آدمی عیسائی ہوئے۔ پرسبٹیرین ریکارڈ سے معلوم ہوا کہ متفرق مشنوں میں ۷۰ آدمی ماہ جولائی ۱۸۸۰ء اور ۱۳۷ ماہ اگست میں عیسائی ہوئے۔ اور سیام سے ڈاکٹر ڈین صاحب خبر دیتے ہیں کہ یہاں ۲۷ آدمی عیسائی ہوئے مراش علاقہ روم سے خبر آئی ہی کہ ۲۰۰ آدمی ایمان لا کر دین حق میں شامل ہوئے۔ اور چین سے مسٹر شنبلی صاحب لکھتے ہیں کہ مقام نانتنگ میں ۷۷ آدمی عیسائی ہوئے۔ بشپ سارجنٹ صاحب اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ مقام تنویلی جنوبی ہند میں وہ عیسائی جو ہماری کلیسیاؤں سے علاقہ رکھتے ہیں سال گذشتہ میں تعداد میں ۵۰۰۵۷ تھے اور سال حال میں انکی تعداد ۵۲۲۱۰ ہی یعنے ۲۱۲۵ کی زیادتی ہی جنمیں سے ۱۵۱۱ غیر قوموں میں سے شامل ہوئے ہیں ✣

تقیبع مسیح کی ذات اور شخصیت کا تذکرہ

اول پاک نوشتوں میں جا بجا الٰہی نام اور القاب مسیح کی نسبت اطلاق ہوا ہی مثلاً خدا قادر خدا بڑا خدا سبکے اوپر یہواہ خداوند خداوندوں کا خداوند اور بادشاہوں کا بادشاہ اُسکو کہا گیا +

دوم ساری الٰہی صفتیں اُسپر اطلاق ہوئیں مثلاً وہ سب کچھ جانتا ہی سب جگہہ حاضر ہی قادر مطلق ہی بے تبدل ہی کل آج اور ہمیشہ یکساں +

سوم خدا کے افعال کی نسبت اُسکو دی گئی مثلاً وہ خالق مالک پروردگار ہی سب چیزیں اُس سے اور اُسکے وسیلہ سے بنیں اور اُس سے قایم ہیں +

چہارم الٰہی عبادت اور بندگی کا منصب اُسکو دیا گیا مثلاً کہا گیا کہ وہ ساری خلقت کا پرستش گاہ ہی اور آسمانی فرشتوں پر بھی حکم ہی کہ اُسکے سامنے جھکیں اور اُسکو بندگی کریں وہ ساری دینی خدمات کا موقع ہی مثلاً ادب محبت ایمان تابعداری یہہ حکم ہی کہ لوگ اُسکی عزت ایسی کریں جیسی باپ کی کرتے ہیں اور اُسپر ایسا ایمان رکھیں جیسا خدا پر رکھتے ہیں +

علاوہ ازیں مسیح کہتا ہی کہ میں اور باپ ایک ہیں جسنے مجھے دیکھا اُسنے باپ کو دیکھا وہ سارے انسانونکو بلاتا ہی کہ اُسکے پاس آویں اور کہتا ہی کہ میں تمہیں گناہونکی معافی بخشونگا روح القدس کا انعام دونگا آرام اور امن عنایت کرونگا اور آخری دن کو مردوں میں سے جلا کر تمکو ہمیشہ کی زندگی بخشونگا یہہ بھی مرقوم ہی کہ ساری خلقت انسان اور فرشتے اپنی چال چلن کی بابت مسیح کو حساب دینگے یہہ سب باتیں اس قسم کی ہیں کہ خدا کے سوا اور کسی پر بول نہیں سکتے جو کچھ خدا کرتا ہی مسیح بھی کرتا ہی ایسے لوگ ہر زمانہ اور جگہہ میں اسی سبب خدا کہتے ہیں اور خدا کی تعظیم دیتے ہیں +

تیسرا حصہ مسیح کی ذات اور شخصیت کے مسئلہ کا یہہ ہی کہ اُس میں ایک ہی شخصیت تھی اگرچہ اُس میں پوری انسانیت اور پوری الوہیت تھی تو بھی دونو ملکر ایک ہی شخصیت تھی پہلا ثبوت - دو شخصیت کا کوئی نشان نہیں پایا جاتا پاک نوشتوں میں مرقوم ہوا کہ خدا ایک ہی تو بھی اُس واحد خدا میں تین شخص باپ بیٹا روح ہی انکا سبب یہہ ہی کہ یہہ تینوں ایک دوسرے کیطرف شخصیت کے ضمیر میں تم وہ استعمال کرتے ہیں باپ کہتا ہی بیٹے کو تو بیٹا ہی کہتا ہی باپ کو تو باپ کہتا ہی بیٹے کو میں تجھے دونگا اور بیٹا بھی کہتا ہی باپ کو دیکھ میں تیری مرضی بجا لانے کو خوش ہوں - سوا اسکے ایک فاعل اور دوسرا مفعول کیطرح مذکور ہوا ہی اسطور بیان ہوا ہی کہ باپ بیٹے کو پیار کرتا ہی اور بھیجتا ہی اور بیٹا باپ کو پیار کرتا ہی اور اُسکی فرماں برداری کرتا ہی اسیطرح روح القدس کی نسبت بھی بیان پایا جاتا ہی لیکن اس قسم کی شخصیت کا فرق مسیح کی دونوں ذاتوں کے درمیان کبھی نہیں دیکھا جاتا کبھی ابن اللہ کبھی ابن آدم کیطرف مخاطب ہو کر کلام نہیں کرتا نہ ابن آدم ابن اللہ کیطرف جب کبھی مسیح کا مذکور ہوتا ہی تب وہ ایک ہی شخص کرکے مسطور ہوتا ہی +

دوسرا ثبوت پاک نوشتوں کے بیان میں ہمیشہ مسیح کی ایک شخصیت پائی جاتی ہی وہ ہمیشہ اپنی نسبت میرا اور مجھے کرکے کہتا رہا اور جب دوسرا شخص اُس سے مخاطب ہو کر گفتگو کرتا تو تیرا اور تجھے کہتا تھا جب اسکی بابت کوئی شخص کسی دوسرے سے کہتا تب وہ اُسکا اُسکو کرکے ذکر کرتا ہی مسیح کی بابت ایک مقام میں یوں بیان ہوا کہ تو ابھی پچاس برس کی عمر کا نہیں ہی اور دوسری جگہہ تو نے قدیم سے زمین کی بنا ڈالی اور آسمان بھی تیری صنعتیں ہیں ان الفاظ اور محاوروں سے روشن ہی کہ بائبل تعلیم دے رہی ہی کہ مسیح کی شخصیت اور دوسرے آدمیوں کی شخصیت کے موافق تھی یعنے واحد اور اُس میں دونوں ذاتیں یعنے پوری انسانیت اور پوری الوہیت مجتمع تھیں لیکن تو بھی وہ ایک ہی شخص تھا نہ دو +

دوسرے قسم کی دلیل مسیح کی ذات اور شخصیت کی بابت ہی پاک نوشتونکا محاورہ اُسکے حقمیں جس میں وہ کبھی خدا اور کبھی انسان کرکے تعبیر ہوا اور کبھی یہہ دونوں بیان ایسے ملائے ہوئے ہیں کہ ایک دوسرے میں تداخل ہو جاتا ہی جیسا ہمارا بیان انسان کی بابت ہوا کرتا ہی جبکہ ہم انسان کو اپنی گفتگو میں فانی اور غیر فانی یا جسمانی اور روحانی تعبیر کریں پاک نوشتونکا محاورہ مسیح کی الوہیت اور انسانیت صاف ظاہر کر رہا ہی پورانے عہد نامہ میں مذکور ہوا کہ مسیح ابراہیم کی نسل ہی یہوداکے فرقہ اور داؤد کے خاندان میں سے - کہ وہ کنواری عورت کے شکم سے بیت لحم کے شہر میں پیدا ہوگا مرد غمناک حلیم اور مسکین ہمارے گناہوں کی سزا اُٹھاتے ہوئے اور اپنی جان کو موت تک اُنڈیلتے ہوئے جا بجا اسیطرح اُسکی انسانیت اور انسانی خاصیتوں کا بیان ہوا اور اس بیان کے ساتھ ہم یہہ بھی پاتے ہیں کہ وہ خدا ابن اللہ عمانوئیل قادر خدا یہوواہ ہماری راستبازی کے نام سے تعبیر ہوا +

باقی آیندہ

مراسلات

بقیہ قرآن کی عدم ضرورت نمبر ۹

سوم از روئے امور واقعی

اوّل از روئے بیان واقعات جو کبھی وقوع میں نہیں آئے

(دفعہ ۴) سورہ ہود رکوع ۴ آیت ۴۲ و ۴۳ و ۴۶ میں یوں مرقوم ہے اور پکارا نوح نے اپنے بیٹے کو اور وہ ہو رہا تھا کنارے۔ اے بیٹے سوار ہو ساتھ ہمارے اور مت رہ ساتھ منکروں کے اور بیچ میں آپڑی دونوں کے موج پھر ہوگیا وہ ڈوبنیوالوں میں تھی۔ اسپر نوح نے خداوند سے فریاد بھی کی مگر جواب یہہ پایا کہ اُسکے کام ناکارے ہیں۔ اِس سے ظاہر کہ محمد صاحب اس واقع کو سچ جانتے تھے +

اسکے برخلاف توریت کا بیان یہہ ہے۔ تب نوح اور اُسکے بیٹے اور اُسکی جورو اور اُسکے بیٹوں کی جوروئے اُسکے ساتھ طوفان کے پانی کے سبب کشتی میں گئے۔ (پیدایش ۷:۷) پھر اُنکو نام بنام لکھا ہے۔ اُسی دن نوح اور سم اور حام اور یافت نوح کے بیٹے اور نوح کی جورو اور اُسکے بیٹوں کی تین جوروئیں کشتی میں داخل ہوئیں (۷:۱۳) اور جب طوفان کا پانی خشک ہوا تو بھی جانیں کشتی سے صحیح سلامت نکلیں۔ جیسا لکھا ہے۔ دیکھو (۸:۵ او ۱۸) +

یوسیفس کا بیان بھی اسکے موافق ہے دیکھو انٹی کوئیٹی پہلی کتاب تیسرا باب۔ یہہ مورخ غیر قوم مورخوں کو اپنے بیان کی صداقت کے لئے نام بنام سند پیش کرتا ہے۔ پھر روایت قرانی کی بہ نسبت زیادہ تر قدیم روایتیں احوال موسوی کی تصدیق کرتی ہیں۔ چنانچہ بروسس جسنے ملک کسدیہ کی تواریخ لکھی تھی نوح کے طوفان کا بیان کرتا ہے جو قریباً موسیٰ کی تحریر کے موافق ہے صرف بعض باتوں میں اختلاف ہے۔ ماسوائے اور باتوں کے وہ یہہ لکھتا ہے کہ زی ستھرس (یا کسی تھرس) کے عہد میں ایک بڑا طوفان واقع ہوا۔ کرانس نے اُسکو خواب میں ظاہر ہو کے تبلایا کہ ایک کشتی طیار کرے اور اپنے رشتہداروں اور رفیقوں سمیت اُسمیں داخل ہوئے۔ اُسنے فرمان مانکر کشتی بنائی۔ جسکا طول پانچ سٹے دیہ اور عرض دو سٹے دیہ تھا۔ اور جب وہ بموجب ارشاد کے سب چیزیں اُسمیں جمع کر چکا تو وہ اپنی جورو اور بالبچوں اور رفیقوں سمیت کشتی میں داخل ہوا۔ (ہسٹاریکل ایویڈنس۔ راﺅلن سن) اُسکے بعد یہہ مورخ اُسکے اور اُسکے ساتھیوں کے صحیح سلامت نکل آنے کا ذکر کرتا ہے۔ اِس سے ظاہر ہے کہ قدیم میں طوفان کا آنا اور نوح اور اُسکے ساتھیوں یعنے رشتہداروں اور رفیقوں کے بچ جانے کی روایت تھی تعجب ہے کہ قرآن کا ساتھ کوئی مورخ نہیں دیتا۔ پس روایت قرآنی کا کیا اعتبار کریں۔ کونسی سند اُسکی صداقت کی صفحہ عالم تواریخ پر موجود ہے یا کبھی موجود تھی +

رہی تشریح سیل صاحب کی کہ محمدی مفسر ثعلبی اور جلال الدین کے کنعان نامے نوح کا منکر بیٹا بتلاتے ہیں جو ڈوب گیا تھا مگر موسیٰ کہتا ہے کہ نوح کے بیٹے جو کشتی سے نکلے سم حام اور یافت تھے اور حام (نہ کہ نوح) کنعان کا باپ تھا۔ نوح کے یہہ ہی تین بیٹے تھے اور اُنہیں سے تمام زمین آباد ہوئی۔ پھر وہ جو کنعان کو نوح کا پوتا اور نیز منکر اور ڈوبنے والا بتاتے ہیں وہ یہہ جانیں کہ نوح کے بیٹے سم حام اور یافت کا یہہ نسب نامہ ہے اور طوفان کے بعد اُنکے بیٹے پیدا ہوئے۔ (پیدایش ۱:۱۰) نہ کہ پہلے۔ پس ظاہر ہے کہ نوح کا نہ کوئی بیٹا اور نہ کوئی پوتا ڈوبا تھا۔ یہہ بات ہرگز وقوع میں نہ آئی تھی +

مگر ہم اِسبات کا اظہار انسب سمجھتے ہیں کہ کل غیر قوم راوی اور نیز محمد صاحب موسیٰ کے مقابل میں اُس زمانہ سلف کی حکایات کے بیان کرنے میں قاصر ہیں۔ کیونکہ (الہام کو ذرہ برکنار رکھکر) اُنکا مبداء علم سچی اور جھوٹھی روایتوں پر انحصار رکھتا ہے۔ حالانکہ موسیٰ کو اُن واقعات کی جو کتاب پیدائش میں مرقوم ہیں اور خصوصاً طوفان اور اُسکے بعد کے وارداتوں کے وقوع کی ہنوز تازہ خبر مل چکی تھی۔ چنانچہ سم یہانتک زندہ رہا کہ نوح اور ابراہیم دونوں کا ہمعصر تھا اور طوفان کی چشم دیدہ حقیقتیں ابراہیم سے بیان کر سکتا تھا۔ پھر اضحاق ابراہیم اور یوسف کا ہمعصر تھا اور یوں ابراہیم والی خبر کو دوسرے سے تازہ ہی تازہ بیان کر سکتا تھا اور اِسیطرح یوسف سے امرام کو جو اُسکا ہمعصر تھا وہی تازہ خبریں پہونچیں اور امرام سے موسیٰ کو اس سے معلوم کرو کہ جسقدر اُن واقعات کے نزدیک موسیٰ تھا۔ اور جیسی صورتیں تواریخی معلومات کی وہ رکھتا تھا کسی اور مورخ کو جو بعد اُسکے ہوا حاصل نہ تھیں۔ پھر کیجا محمد صاحب +

علاوہ ازیں اگر اُن قدیم روایتوں کو تحریری روایتیں تسلیم کریں جیسا اکثر بڑے بڑے محققوں نے مشتہر کیا ہے تو موسیٰ کی روایت اور بھی قوی اور معتبر ٹھہرتی ہے۔ اور یاد رہے کہ بعض علماء نے کتاب پیدایش کے پہلے چھ باب بات الواب آدم اور سیت اور نوح اور سم کی تصنیف قایم کیا ہے اور ہمنے اپنی سمجھ



ہمیں اِس قول پر کوئی معقول اعتراض نہیں دیکھا - پس اگر یہہ صحیح ہی تو موسیٰ کی روایت اور بھی قوی ٹھہرتی ہی زیراکہ اُسکا انحصار چشم دیدہ گواہوں کی تحریری شہادت پر ہی - ہاں اسکو موسیٰ کی نہیں بلکہ اُنہیں بزرگوں کی روایت کہینگے جو فیض رحمانی سے خالی نہ تھے - قطع نظر اسور ہذا کے موسیٰ کا الہامی راوی ہونا مُسلم الثبوت ہی اسمیں محمد کو بھی کلام نہ تھا یعنے اُسکی زبان سے ایسا ہی ظاہر ہوتا ہی - پس ایسے بیانات سے قرآن کی ضرورت کہاں رہی - کبھی ہوئی ہی نہیں +

(دفعہ ۵) سورہ بقر رکوع ۳۵ آیت ۲۵۹ میں ایکشخص کا ذکر ہی جو سو برس کا مردہ ہو کر زندہ ہوا چنانچہ لکھا ہی پھر مار رکھا اُسی شخص کو اللہ نے سو برس پیچھے پھر اُٹھایا الخ - محمدی مفسر اِس شخص کا نام عزرا بتلاتے ہیں - بہر صورت یہہ بات خلاف واقع ہی - کیونکہ جن ایام میں یروشلم برباد پڑی تھی نحمیا گدھے پر سوار ہو کر رات کے وقت شہر کو دیکھنے گیا جیسا نحمیا کی کتاب باب ۲ آیت ۱۲ - ۱۸ میں مرقوم ہی - مگر اُسکی موت اور سو برس کے بعد زندہ ہونے کا ذکر نہیں ہی - یوسیفس مورخ بھی اِس قصہ کا ذکر نہیں کرتا - اغلب ہی کہ اِس جعلی قصہ کی وضع نحمیا کی اُس سرگذشت سے ہوئی - جعلی اِسلئے کہ اگر وقوع میں آیا ہوتا تو ادتی بات نہ تھی مقدس راوی اُس سے مطلع کرتے - ہاں اِسلئے کہ جن پر یہہ کیفیت گذری اُنہیں تو خبر ہی نہیں اور خبر دہندہ والا ایک ہزار برس سے بھی زیادہ بعد اُس واقع کے ہوا - پس ایسے امور جو وقوع میں نہ آئے ہوں کسی کے دل میں ڈالنا سچے وحی کا کام نہیں ہی +

(دفعہ ۶) سورہ احقاف ا رکوع آیت ۹ میں ہی کہ بھلا دیکھو تو اگر یہہ ہوا اللہ کے یہاں سے اور تم نے اُسکو نہیں مانا اور گواہی دے چکا ایک گواہ بنی اسرائیل کا ایک ایسی کتاب پر - اِسکے موافق دیکھو سورہ شعرا رکوع ۱۱ آیت ۱۹۲ - ۱۹۷ - سورہ احقاف والی آیت سے بعض مفسر موسیٰ کی طرف اشارہ بتلاتے ہیں خواہ اُنکا کہنا خیالی ہی ہو کیونکہ متن قرانی میں کسیکا نام نہیں ہی - اور سورہ شعرا میں صاف اگلی کتابوں کی طرف اشارہ ہی - معلوم ہوتا ہی کہ محمد نے کسی ہم پلہ یہودی کے کہے پر لکھ دیا ورنہ اگلی کتابوں میں قران کی گواہی نہ درد ہونا واقف انسان کی کارروائی اِسیطرح ہوا کرتی ہی - وحی کے کیا اختیار ہی - اور ماہرین تو ایسی غلطیاں نہیں کیا کرتے +

قران کے مطالع سے ہمیں ایک یہہ بات بھی معلوم ہوتی ہی کہ صاف حوالہ کسی خاص کتاب کا نہیں دیتے تھے - اور مجمل اور مہمل طرز رکھی ہی - یہہ طرز خالی از مطلب نہ تھی - اور ظاہر اً تو یہہ معلوم ہوتا ہی کہ گرفت سے بچے رہیں - اُسکا ہم پھر ذکر کرینگے +

(دفعہ ۷) سورہ نمل رکوع ۲ آیت ۱۷ اور جمع کیے سلیمان کے پاس اُسکے لشکر جن اور انسان اور اُڑتے جانور پھر اُنکی مثلیں بنتھیں - سورہ ص رکوع ۲ آیت ۳۵ - ۳۷ میں سوائے اِس بیان کے یہہ بھی ہی - پھر ہمنے تابع کی اُسکے باو چلتی اُسکے حکم سے نرم نرم جہاں پہنچنا چاہتا الخ +

سل صاحب (مترجم قرآن انگریزی) لکھتے ہیں کہ اِس وہم کے لئے محمد طالمود والونکا دینداری ہی جو سلیمان کی ان باتوں کا اپنی طرز پر بیان کرتے ہیں - جو کتاب واغط ۲ : ۸ میں سطور ہیں - یعنے میں نے گانے والے اور گانیوالیاں رکھیں - اسی پر اُنکا یہہ وہم ہی کہ جن اُسکی کارگذاری کرتے تھے - خصوصاً وہ عالی شان عمارتیں جنہیں وہ نہیں بنوا سکتا تھا - وہ جنّات نے بنائیں اور اِسلئے جن اُسکے تابع تھے اور اُنسے ایسا کام کرواتا تھا - تعجب ہی کہ سلیمان اور سب باتونکا اظہار کرتا ہی اور بخشش کا ذکر یاں اِس ملکیت نہانی کا پتا نہیں دیتا - اور نہ کسی اور کتاب عہد عتیق میں اور نہ یوسیفس میں اِسکا ذکر پایا جاتا ہی - الا طالمود والے ایک امر نا ظہور کو خود ہی پا گئے - اور محمد صاحب نے بھی اُنکے وہم کو وحی کے ذمے لگانے میں ذرہ توقف نہ کیا - غیر قوم مورخ شل نیانڈر اور یوپولیمس وغیرہ نے سلیمان کی دولت اور سلطنت اور حکمت کی بابت لکھا ہی اور اُن کے بیان عہد عتیق سے جا بجا موافقت رکھتے ہیں - ہمیں تعجب ہی اور افسوس بھی ہی کہ قرآن کا حامی نظر نہیں آتا - غرض کہ قرآن کا یہہ مضمون بھی ایک قصہ ہی جسکے بانی محدث طالمود ہیں - مگر کبھی وقوع میں نہیں آیا - اگر کبھی آیا تو یہود کے وہم میں آیا اور بس +

اے ناظرین یہہ بیان اُن واقعات کی بابت ہی جو قرآن میں درج ہیں اور کبھی وقوع میں نہ آئے - اگر قرآن کی ضرورت ہوتی بھی تو سچے بیانوں کی ہوتی نہ کہ غلط باتوں کی اور اِسحال میں تو عدم ضرورت لاحق ہی - خداوند آپ صاحبان کو تحقیق صدیق کی طرف مائل کرے آمین +

راقم جی - ایل - ٹھاکر داس
پسرور ضلع سیالکوٹ

منقولات

لاہور میں افغانی سردار

اخبار سول و ملٹری گزٹ میں لکھا ہی کہ مندرجہ

ذیل سرداران افغانستان اسوقت لاہور میں ہیں اور غالباً حضور ویسرائے صاحب بہادر کے دربار میں شامل ہونگے - ان سب سرداروں میں سب سے اوّل درجہ پر سردار ولی محمد خانصاحب ہیں یہہ صاحب اپنے والد امیر دوست محمد خان کے عہد میں ترکستان کے حاکم تھے اور کسیقدر عرصہ قورم میں بھی رہے ہیں - سر فریڈرک رابرٹس صاحب نے اُنکو کابل کا حاکم مقرر کیا تھا انہوں نے گورنمنٹ انگریزی کی بہت عمدہ خدمت کی تھی اور ایک دفعہ ایسا خیال ہوا تھا کہ شاید یہی صاحب امیر کابل منتخب ہوں - افغان لوگ کہتے ہیں کہ دسمبر گذشتہ میں انہوں نے غازیوں کے منتشر کرنے میں بڑی تعریف حاصل کی تھی اور اسی سبب سے کابل میں انکو بدنامی حاصل ہوئی - ایک دفعہ جبکہ یہہ صاحب بذات خود غازیوں کو دھمکا رہے تھے تو انکو اور اُنکے بیٹے شاہنواز خان کو جو اسوقت امیر کابل کے پاس ہیں گھٹنے میں گولی لگی اور سخت زخمی ہوگئے +

لوگ کہتے ہیں کہ یہہ صاحب قورم کی حکومت کے حاصل ہونیکے بغیر اور کسی امر سے مطمئن نہیں ہونگے - اس ملک کو چلے آنیکے سبب اس شخص کا نقصان دس لاکھ روپیہ کے قریب ہوا ہے اور اُنکے پانسو ہمراہیوں کے گھر اور جائیداد اُنکے برادرزادہ جدید امیر نے ضبط کرلئے ہیں سردار ولی محمد خان صاحب اپنے ہمراہیوں میں سے یہاں صرف ۶۲ آدمیوں کو معہ اپنے فرزند نور محمد خان کے لائے ہیں اور باقی آدمیوں کو پشاور میں چھوڑ دیا ہے اور انکو برابر تنخواہیں دیتے ہیں - اگر انکو قورم کا حاکم نہ بنایا گیا تو وہ ٹرکی یا ایران میں اپنی بود و باش اختیار کرینگے - انکے ہمراہیوں میں یہہ افواہ ہے کہ وہ قندھار کے حاکم ہوجاوینگے اور جب سے وہ شملہ میں آئے ہیں اُنکو بھی یہی اُمید ہے +

سردار ولی محمد خان سے دوسرے درجہ پر نواب رجب خان صاحب رئیس قوم ہزارہ ہیں اُنکو جنرل رابرٹس صاحب نے نواب بنایا تھا اس شخص نے محمد جان کے غازیوں کے روکنے میں بڑی جوانمردی دکھائی تھی اور اسکا ایک ہزار آدمی معہ اسکے برادرزادہ کے مارا گیا تھا + اسکو یہہ اُمید تھی کہ وہ غزنی کا حاکم بن جاویگا جو اسکے مخالف محمد جان کا صدر مقام تھا اگر اسکی یہہ اُمید برنہ آئی تو وہ مکہ معظمہ کو چلا جاویگا +

مرزا حسین خان صاحب دبیر الملک یا سکرٹری آف سٹیٹ امیر شیر علیخان نواب نوازش علیخان صاحب قزلباش کے مہمان ہیں - یہہ قزلباش ہیں اور جدید امیر کے ظلم سے بھاگ کر آئے ہیں یہہ بغداد کو جانے والے ہیں اور اس دربار میں اُنہیں کوئی اُمید نہیں ہے +

سردار عالم خانصاحب جنکی بابت کئی دفعہ خبر ہوئی تھی کہ اُن کو غازیوں نے مار ڈالا برٹش گورنمنٹ کے ایک بڑے پُرانے پنشنخوار ہیں یہہ صاحب ہمیشہ ہندوستان میں ہی رہینگے یہہ سعید محمد خان صاحب فرزند حقیقی امیر شیر علیخان کے فرزند ہیں یہہ اب افغان ہونے کی نسبت زیادہ ہندوستانی معلوم ہوتے ہیں کیونکہ وہ اپنے بچپن میں ہی یہاں لائے گئے تھے +

سردار ابراہیم خانصاحب معزول امیر یعقوبخان امیر یعقوبخان کے بڑے بھائی ہیں یہہ ایک بالکل مسکین آدمی ہیں ملکی معاملات میں کبھی دخل نہیں دیا اور لاہور میں صرف ایک امن جگہہ سمجھکر آگئے ہیں وہ اپنے بھائی کے بہت مشابہ ہیں اُنمیں دلیری اور لیاقت بہت کم ہے +

جنرل داؤد شاہ صاحب معزول کمانڈر انچیف شملہ سے واپس آگئے ہیں اور دربار میں بطور ایک سلطانی سیاح کے شامل ہونگے - اُنہوں نے شملہ میں اپنا وقت افغانستان کی تواریخ لکھنے میں صرف کیا جو شاید اب تیار ہوگئی ہے - + مستوفی حبیب اللہ صاحب بھی کوہ مری سے یہاں لائے گئے ہیں اور دربار میں شامل ہونگے +

تین مشہور اسیران سلطانی وزیر شاہ محمد - ذکریا خان و یحییٰ خان جنکو اجمیر بھیجا گیا تھا دربار میں بُلائے گئے ہیں اور مضبوط حراست میں یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں وزیر شاہ محمد کابل میں ایک مفتی تھے اور کوئی مشہور آدمی نہیں ہیں - یحییٰ خان معزول امیر یعقوب خان کے خسر ہیں ذکریا خان یحییٰ خان کا بھائی اور صفات میں اسکی مشابہ ہے - یحییٰ خان کو اُن کے وطنی غماض اور انگریز مفسد کہتے ہیں ان دونوں بھائیوں کے قبائل بھی یہاں آگئے ہیں - دو افغان قیدی قلعہ لاہور میں ہیں جب سے وہ یہاں آئے ہیں وہ سخت حراست میں ہیں +

غالباً شریف محمد خان اور اُنکا بیٹا طاہر خان بھی دربار میں بُلایا جائیگا - ناظرین کوہ نور کو حالات مندرجہ بالا کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ جو خیالات مہاجرین کابل کی نسبت ہمنے اپنے آرٹیکل مطبوعہ ۹ اکتوبر میں دربار لاہور کے عنوان سے شایع کئے تھے وہ کہاں تک صحیح ہیں جو سردار اپنے مال اور جایداد کو گورنمنٹ انگریزی پر نثار کرکے آگئے ہیں اُنکا ہر ایک طرح حق ہے کہ وہ مراعات اور وظایف اور اعزاز کے حاصل کرنے کیواسطے مستدعی ہوں اور ہمیں کامل یقین ہے کہ برٹش گورنمنٹ کی فیاضی سے اُنکو محروم نہیں رکھا جاویگا سردار ولی محمد خان ان سرداروں میں بڑے معرکہ کے آدمی ہیں اور کچھہ شک نہیں ہے کہ اُنہوں نے برٹش



گورنمنٹ کی خدمات میں بڑی جوانمردی اور بہادری کا اظہار کیا انکا دعوی قورم کی حکومت کیواسطے بہت بجا معلوم ہوتا ہے اور چونکہ قورم اور قندھار پر ہمارے نزدیک قبضہ رکھنا ضروریات سے ہے اسواسطے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ قندھار کی حکومت کیواسطے انکو اور قورم کی حکومت کیواسطے رجب خان کو منتخب کیا جاوے اور دونوں سرداروں کی نمکحلالی اور وفاداری ثابت ہوگئی ہے + مذکوۂ نور

اخبارات تار برقی

بمبئی - ۱۵ - اکتوبر - فوجی جہاز اورنٹیز نامی کل رات نٹال سے اسجگہہ پہونچا جسمیں ۲۲ - افسر اور چارسو ۴۴ جوان کنگ ڈریگون گارڈ کے تھے +

پیرس - ۱۴ - اکتوبر - بنک فرانس نے اپنی شرح ۳½ فیصدی تک بسبب زیادہ رایج ہونے روپیہ کے بڑھا دی +

لنڈن - ۱۵ - اکتوبر - اُمید کیجاتی ہے کہ مختلف افواج جو متحد بیڑے میں شامل ہیں ڈلسگنیو کے حوالہ کردینے کے بعد پراگندہ ہوجاوینگی - البینیا کے لوگ اسکی حوالگی کے روکنے کا ارادہ کر رہے ہیں +

انگلستان اور یورپ کے اخبارات سرحد یونان کے معاملہ کے تصفیہ کے لئے سفارش کرتے ہیں +

قسطنطنیہ - ۱۶ - اکتوبر - رضا پاشا کوشش کر رہے ہیں کہ اہل البانیا میں صلح قایم کریں عثمانیہ کمشنر سٹیجی کو گئے ہیں تاکہ مانٹی نیگرو اور ٹرکی میں اقرار نامہ کرلیں جسمیں شاہان اعظم کیطرف سے لوگ مدد کرینگے اُمید ہے کہ اس معاملہ کا نتیجہ اچھا ہو +

پیرس - ۱۶ - اکتوبر - فرقہ کارسلانیٹ اور دیگر مناہی فرقہ کے لوگ فرانس سے نکالے جاتے ہیں +

بمبئی - ۱۸ - اکتوبر - ساتویں فیوزلیر اور گیارھویں پلٹن قندھار سے واپس آئی کیونکہ اُسکے آدمی کمزور ہیں دو پلٹنیں بمبئی حاطہ سے بجائے اُنکے روانہ کیجاوینگی - ۶۶ پلٹن کراچی میں جہاز پر سوار ہوگی بلکہ سیدھی بمبئی کو آئیگی اور یہاں سے شاہی فوجی جہاز پر انگلستان کو روانہ ہوگی +

مرا جی گوکل داس کارخانہ دار نے قضا کی +

نیویارک - ۱۵ - اکتوبر - محکمہ کاشتکاری کی ماہواری رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹین کوٹین سٹیٹ کی فصل کی حالت ۸۲ فیصدی ہے +

شملہ - ۱۶ - اکتوبر - برگیڈیر جنرل ایچ ٹی میکفرسن صاحب ڈویزنل کمانڈ کے عہدہ پر کامیاب ہوئے جو سر ڈونلڈ سٹوارٹ صاحب کے کونسل میں داخل ہونے کے سبب سے خالی ہوا تھا +

شملہ - ۱۷ - اکتوبر - جنرل واٹسن صاحب کی جو تار برقی ۱۶ تاریخ کو آئی اُس سے معلوم ہوا کہ اُس روز قرم کو خالی کردیا گیا اور سب امن ہے - ایک ٹیلیگرام صاحب چیف کمشنر برٹش برہما کی طرف سے آیا جو تحقیقات کے نتیجہ کی خبر دیتا ہے اور پہلی خبر کو تصدیق کرتا ہے کہ ترہیٹ میوسین سب طرح سے امن ہے اور کوئی سبب خوف کا معلوم نہیں ہوتا +

سینٹ پیٹرزبرگ - ۱۷ - اکتوبر - یہہ افواہ پھیل رہی ہے کہ زار روس اپنے دربار کی ایک لیڈی کے ساتھ شادی کرنیکی غرض سے زار ویچ کو متعہد حاکم مقرر کرکے لوڈیا کو تشریف لیجاوینگے +

قسطنطنیہ - ۱۷ - اکتوبر - مقام پرزاینڈ میں ایک سپاہی آسٹریا کا مارا گیا ہے جرمن کا ایک افسر وزیر ٹرکی کے ساتھ سرکاری کام کے متعلق ہونے کے لئے منتخب کیا گیا ہے +

لنڈن - ۱۸ - اکتوبر - وہ اشخاص جنہر لارڈ مونٹ موریس صاحب کے مار ڈالنے کا اشتباہ کیا گیا تھا بری کئے گئے ہیں +

قسطنطنیہ - ۱۸ - اکتوبر - مختلف طاقتوں کے وکلاے اُن شرایط کی نسبت جو ڈلسگنیو کے حوالہ کرنے کی بابت کیجاوینگی مباحثہ کرنے والے ہیں +

کیپ ٹون - ۱۸ - اکتوبر - چونکہ لیوتہ کے لوگوں نے مقام میف ٹنگ کا محاصرہ کر رکھا تھا اسلئے میجر کارنگٹن صاحب نے معہ سپاہ مقام مذکور کیطرف کوچ کیا اور دشمن پر حملہ کرکے اُنکو وہاں سے پراگندہ کردیا +

لنڈن - ۱۹ - اکتوبر - فرقہ اگریرین کے مفسدے آیرلینڈ میں بکثرت ہو رہے ہیں چنانچہ کل ایک زمیدار جو بلیچی کی طرف جارہا تھا کسی نے اُسکے گاڑیبان کو گولی سے مار ڈالا +

رنگون - ۲۰ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۰ء - صاحب چیف کمشنر بہادر مولمین سے واپس آگئے ہیں +

میر البحر - گور جس صاحب علمدار جہاز میں کل یہاں پہونچے رجمنٹ نمبر ۸۹ کی اعزازی گارد نے اُنکا استقبال کیا +

لنڈن - ۲۰ - اکتوبر - گورنمنٹ نے صوبہ کیری کا اسواسطے اشتہار دیدیا ہے کہ وہاں بدامنی بہت ہے اور جرایم بکثرت ہوتے ہیں + منسٹری کے مقام پر نیل ڈربو کے مجرموں کے گرفتار کرنیکے واسطے گورنمنٹ نے انعامی اشتہار جاری کیا ہے +

ڈلسگنیو پر قبضہ کرنے کی تجاویز فی الحال ملتوی ہوگئی ہیں +

لودیانہ

کل پنجاب کی ڈاک گھنٹہ دیری میں پہونچی سنا ہی کہ جالندھر سے اُسطرف لین سے ریل گاڑی اُتر گئی تھی +

پرسوں کو اوّل وقت تو میونسپل ڈسٹرکٹ کمیٹی کا اجلاس ہوگا اور پھر تمام صاحبان سیل جدید میں تشریف لیجائینگے۔ ہم شہر کے لوگونکو اطلاع دیتے ہیں کہ ہر قسم کا اسباب وہاں لیجائیں اور دوکانیں جائیں مگر یہ ایک کوڑی بھی نہ لیجائیگی +

ایک بھاری چور جو شہر میں رہکر چوری کرتا اور شہر ہی میں چوری کی چیزیں فروخت کرتا تھا کوتوال صاحب لودیانہ نے گرفتار کیا ہی جسپر چالیس چوریاں تو ثابت ہو چکی ہیں اور تحقیقات درپیش ہیں۔ دیکھئے ایکے دیوالی میں کسکا دیوالہ نکلتا ہی اور کتنے قمار باز گرفتار ہوتے ہیں +

حکم اشتہار تحصیل لودیانہ

بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر

رولیا مل پسر اودھا کشن ذات بانیہ۔ بنام جوہر پسر منصور ذات اوان
ساکن لودیانہ۔ ساکن جمالپور پرگنہ تحصیل لودیانہ
ڈگریدار مدیون

مطالبہ اسامی ۱۴۸

ازانجا کہ واسطے وصول زر ڈگری کے نیلام للعہ بیگہ ۲ بسوہ اراضی جمعی لعہ از نصف حقیت مدیون معہ جملہ حقوق دیہی منجملہ کھاتہ بیگہ ۶ بسوہ جمعی لعہ کل حقیت واقع موضع جمالپور پرگنہ و تحصیل لودیانہ کا قرار پایا ہی۔ لہذا بذریعہ اشتہار واسطے حاضری خریداران جاری ہوتا ہی کہ اراضی مذکور بتاریخ ۳ نومبر سنہ برروز چہارشنبہ وقت دس بجے دن کے بمقام کچہری تحصیل لودیانہ نیلام ہوگی جس کسیکو خریدنا منظور ہو حاضر ہو کر بولی دیوے۔ تفصیل کل نمبرات کھاتہ یہ ہی +

نمبر	تعداد زمین	قسم
۱۶	بیگہ	روسلی بارانی
۵۷	۷ بسوہ	〃
۵۹	۱۹ بسوہ	〃
۱۸۶	گھماں ۹ بسوہ	〃
۲۲۷	۱۳ بسوہ	بھوڑ بارانی
۴۶۴	۱۳ بسوہ	روسلی بارانی
۶۴۱	بیگہ ۱۶ بسوہ	〃
۷۲۵	بیگہ ۱۱ بسوہ	〃
۸۵۶	بیگہ ۱۹ بسوہ	بھوڑ بارانی
۱۱۷۳	بیگہ ۱ بسوہ	روسلی بارانی
۱۲۶۷	۹ بسوہ	روسلی بارانی
۱۳۳۳	۱۴ بسوہ	〃
۱۳۸۶	۱۰ بسوہ	〃
۱۵۸۷	بیگہ ۹ بسوہ	〃
۱۶۶۸	۷ بسوہ	〃
۱۹۳۱	۸ بسوہ	نیائی چاہی
۱۹۶۷	۷ بسوہ	〃
۱۹۸۰	۸ بسوہ	〃
۱۹۹۶	۱۴ بسوہ	روسلی بارانی
۲۰۵۸	۱۰ بسوہ	روسلی بارانی
۲۱۶۷	۲ بسوہ	
۲۱۷۱	۹ بسوہ	〃
۲۲۶۳	بیگہ	〃
۲۲۶۵	۱۲ بسوہ	〃
۲۲۷۷	۶ بسوہ	〃
۲۳۲۸	بیگہ ۹ بسوہ	〃
۲۴۸۰	۲ بسوہ	〃
۲۵۱۰	بیگہ ۱۰ بسوہ	〃

۲۸ میزان بیگہ ۶ بسوہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویریصاحب کے اہتمام سے چھپا